

شوہر کا گھر میں بچوں کے معاملے میں مدد کرنا ضروری یا نہیں
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

الاستفتاء کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں
کہ میرے شوہر گھر کے کاموں اور بچوں کے معاملے میں مدد نہیں کرتے اور سارا
دن آفس کے کاموں میں ہی رہتے ہیں کیا ان پر بچوں کو سنبھالنا ضروری نہیں ہے؟
سائلہ ایک بہن انگلینڈ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي الثُّورَ وَالصَّوَابَ

بچوں کے حقوق والد پر یہ ہیں کہ وہ اپنے بچوں کے لیے کھانے پینے اور رہائش اور
ان پر ہونے والے اخراجات کا انتظام کرے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی اسلامی
تربیت کرے اور آج کل یو کے کے ماحول کے مناسب یہ ہے کہ وہ بچوں روزانہ وقت
دے اور اس وقت میں انہیں ڈیلی کوئی نہ کوئی فزیکل اسلامک اکتیویٹی Physical
Islamic activity میں مصروف کرے۔ مثلاً کبھی کوئی اسلامی کتاب دے کر کہے
کہ مجھے ایک پیج پڑھ کر سناؤ یا نماز کا پڑھ کر دیکھاؤ یا مسجد کی ڈرائنگ بنا کر
رنگ بھر کر دیکھاؤ اور اس طرح دیگر کام اور ان کے ہر کام پر ان کی حوصلہ افزائی
کرے اور کبھی بھی ان کے سامنے ان کی ماں کو نہ ڈانٹے ورنہ یہ بھی ڈانٹنا سیکھ
جائیں گے اور ان کی حرکات پر کڑی نظر رکھے جب کبھی بھی یہ کوئی غیر اسلامی
حرکت کریں تو ان کو ضرور سمجھائے۔

باقی رہا بچوں کو سنبھالنا اور ان کی پرورش کرنا وہ والدہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان
کی پرورش کے متعلقہ ساری ڈیوٹیز ادا کرے اور کبھی بھی ان کے سامنے اپنے
شوہر سے نہ لڑے کہ بچے اس کا بہت منفی اثر لیتے ہیں اور بعد میں وہی بچے والدہ
کے لیے وبال جا بن جاتے ہیں۔

جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے

الْفَرْقَةُ بچہ کی پرورش کی زیادہ حقدار ماں ہے خواہ وہ نکاح میں ہو یا نکاح سے
باہر ہو گئی ہو۔

الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الطلاق، الباب السادس عشر فی الحضانتہ، ج ۱، ص ۵۴۱
ہاں اخلاقی طور پر شوہر پر لازم ہے کہ وہ گھر کے معاملات اور بچوں کو سنبھالنے
میں بیوی کی مدد کرے۔

وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

خادم دارالافتاء یو کے

Date: 29-10-2019

Does a married man have to be a househusband¹ or not?

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

QUESTION:

What do the scholars of Islām and Jurists of the Sacred Law state regarding the following issue: My husband does not help with the housework nor children, he just works in an office all day - does he not have to look after the children?

Questioner: A sister from England

ANSWER:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي النُّورَ وَالصَّوَابَ

It is the right of the father for the children that he provides them with food, residence, and any of their forthcoming expenses. Alongside this, he must also nurture them providing them with Islamic guidance, and it is more appropriate looking at the western lifestyle & environment that children spare some time daily, and they are given some form of physical Islamic activity to keep themselves busy. For example, giving them any book regarding Islām and asking them to read out a page from it, or them showing the practical method of salāh by physically demonstrating it, and anything in the like manner. They should also be encouraged after each & every [good] action & task, and one parent should not scold the other in front of their children, otherwise, tomorrow they will turn around and do the same. One should also have a firm grip over their actions; if they do anything which contradicts Islām, then one should definitely calmly explain and ensure that they understand.

As for the looking after of the children is concerned, taking care of them is the responsibility of the mother in the sense that she fulfils all of the duties with regards to bringing them up, and neither parent should ever dispute, quarrel, or fight in front of their children, as this has a greatly negative impact on them, and then later on, these same children become troublesome and cause havoc & chaos for their parents.

Just as it is stated in Fatāwā ‘Ālamgīrī,

"

"أَحَقُّ"

¹ stay-at-home dad.

“The mother is more entitled to raise the children, regardless of whether the marriage is still intact or not.”

[al-Fatāwā al-Hindiyyah, vol 1, ch 17, pg 541]

Yes, speaking on a moral basis, the husband should share the workload of the house and children with his wife (so yes, he should be somewhat of a stay-at-home father).

والله تعالى أعلم ورسوله أعلم صلى الله عليه وآله وسلم
كتبه أبو الحسن محمد قاسم ضياء القادري

Answered by Muftī Qāsīm Ziyā al-Qādirī

Translated by Haider Ali